



اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

آٹھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 6 فروری 1995ء بمطابق 05 رمضان المبارک 1415ھ بروز سوموار۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
01	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
04	وقفہ سوالات۔	2
14	رخصت کی درخواستیں۔	3
15	تحریک التوا نمبر 2 منجانب: محمد صادق عمرانی، رکن اسمبلی۔	4
18	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	5
18	باضابطہ شدہ تحریک التوا نمبر 1 پر بحث۔	6

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- وحید بلوچ

ڈپٹی اسپیکر----- جناب بشر مسیح

ایوان کے افسران

جناب اختر حسین خاں----- سیکرٹری اسمبلی

جناب محمد افضل----- ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 6 فروری 1995ء بمطابق 05 رمضان المبارک 1415ھ بروز سوموار بوقت سہ پہر 03 بجکر 50 منٹ

زیر صدارت، جناب عبدالوحید بلوچ اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَا تُوُوْا وَهُمْ كُفٰرًاۙ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۙ

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۙ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ۙ وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَاٰحٰدِثَ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۙ

﴿بارہ نمبر ۲ سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیات نمبر ۱۶۱ تا ۱۶۳﴾

ترجمہ: بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور مر گئے کافر ہی اُنہی پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور

لوگوں کی سب کی۔ ہمیشہ رہیں گے اسی لعنت میں نہ ہلکا ہوگا اُن پر سے عذاب اور نہ اُن کو مہلت ملے

گی۔ اور معبود تم سب کا ایک ہی معبود ہے کوئی معبود نہیں اُس کے سوا بڑا مہربان ہے نہایت

رحم والا ہے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ وقفہ سوالات۔ جناب میر ظہور حسین کھوسہ!

سوال نمبر 208 دریافت فرمائیں؟ ظہور صاحب موجود نہیں ہیں، سوال نمٹا دیا جاتا ہے۔ جی جناب مولانا عبدالباری صاحب!
سوال نمبر 256 دریافت فرمائیں؟

مولانا عبدالباری: سوال نمبر 258؟

جناب اسپیکر: جی وزیر جنگلات اُن کی جگہ اگر کوئی اور منسٹر جواب دینا چاہے۔

مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! وزراء صاحبان کی تشریف آوری ذرا یقینی بنائی جائے۔ کیونکہ ہم اتنی خواری کرتے ہیں۔
شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر محکمہ خزانہ): جناب اسپیکر! جوابات تو لکھے ہوئے ہیں اگر کوئی اس طرح کی بات ہو تو اُس
میں ہم کچھ وضاحت کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ممبر صاحب مطمئن نہ ہوں تو کسی اور دن رکھ لیں جب ممبر available ہو ادھر۔

مولانا عبدالباری: نہیں یہاں جو لکھا ہوا ہے وہ تو میں نے پڑھ لیا اُس میں کچھ ضروری ایسی چیزیں ہیں شاید آپ کو پتہ
نہیں اگر آپ کو پتہ ہے تو پھر ہمیں بتادیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: نہیں اگر کوئی خاص details ہیں تو منسٹر صاحب خود ہی دیکھ لے گا۔ اگلے سیشن کے دوران۔

مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! سوال تو ضروری ہوں گے۔

جناب اسپیکر: جس طرح منسٹر کے محکمہ کے سوالات ہیں منسٹر ضرور تشریف لائیں۔ اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی
گزارش ہے کہ وہ وزرا کو تاکید کریں۔ سوال نمبر 257 مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں؟

مولانا عبدالباری: بس وہی جنگلات کے سوالات ہیں جناب اسپیکر! اگر وزیر داخلہ صاحب موجود ہے پتہ نہیں ابھی
کہاں ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 209 جناب محمد صادق عمرانی صاحب دریافت فرمائیں؟

میر محمد صادق عمرانی: سوال نمبر 209۔

جناب اسپیکر: جی وزیر داخلہ صاحب۔

وزیر محکمہ خزانہ: وزیر داخلہ صاحب تو ادھر ہی بیٹھے ہوئے تھے میرے خیال میں شاید وہ expect کرتے ہوں گے کہ
وہ ایک منٹ میں آجائینگے۔

جناب اسپیکر: یہ ہاؤس آپ تمام دوستوں اور وزراء صاحبان کا ہے وہ ایک منٹ پہلے موجود تھے تو اُن کو ذمہ داری کا
احساس کرنا چاہیے۔ صادق صاحب آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو؟

میر محمد صادق عمرانی: جناب اسپیکر صاحب! ضمنی سوالات تو بہت ہیں، وزیر داخلہ صاحب موجود ہوں تو اُس سے سوال

کریں جناب اسپیکر! پہلے بھی مولانا صاحب نے اس پر کہا ہے کہ کم از کم جس دن وزراء کے بارے میں سوالات ہوں تو کم از کم آپ انکو پابند کریں گے کہ وہ ایوان میں موجود ہوں تاکہ ان سے سوال کیا جاسکے۔

جناب اسپیکر: بھائی میرے پابندی کا کیا ہوا، ابھی یہاں موجود تھے اور وزیر صاحب بعد میں تشریف لے گئے۔

نوابزادہ گزین خان مری (وزیر داخلہ): جب ہم آجاتے ہیں تو ٹیبل پر پڑے ہوتے ہیں کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا ہے کہ آج کس کے سوالات ہیں، کون ہے کیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو 15 دن پہلے یہ سوالات بھیجے جاتے ہیں۔

وزیر محکمہ داخلہ: نہیں یہ جو رول مقرر ہوتا ہے وہ تو پھر آپ یہاں کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: تو وہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپ کو بریف کریں۔ 15 دن پہلے جاتے ہیں وزیر صاحب۔ سوال نمبر 209 محمد صادق عمرانی صاحب دوبارہ دریافت فرمائیں؟

میر محمد صادق عمرانی: سوال نمبر 209۔

☆ میر محمد صادق عمرانی: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ دسمبر 1993ء سے اب تک کل کتنے افراد کو لیویز میں بھرتی کیے گئے ہیں اور کن کن اضلاع میں بھرتی شدہ افراد کی تعداد کتنی ہے نیز اس بھرتی کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے آیا اس سلسلے میں کسی بھی اخبار میں بھرتی سے قبل اشتہار دیا گیا ہے؟

وزیر محکمہ داخلہ: دسمبر 1993ء سے اب تک صوبہ کے مختلف اضلاع میں 177 افراد کو لیویز میں بھرتی کیا گیا ہے جن کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ سوال نمبر 209 میں عمرانی صاحب نے پوچھا ہے کہ 1993ء سے کتنے لوگ induct ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ جواب دیں۔

وزیر محکمہ داخلہ: جواب یہ ہے کہ:

177 persons has been appointed in levies in various districts of the province since December 1993 to date. The district wise details of which is attached. The vacancies were advertised in local newspapers and through the local notices far flung areas before making appointments, the district selection committee interviewed all the candidates and recommended suitable candidate for appointments.

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میر محمد صادق عمرانی: کیا وزیر داخلہ صاحب یہ فرمائینگے کہ ان کے appointment کے دوران کوئی اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے؟ اور اگر اشتہارات دیئے گئے ہیں تو ضلع وائز ہمیں ان کی تفصیلات سے آگاہ کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: جی جہاں تک اخبارات تک پہنچ رہے وہاں اخبارات میں بھی اشتہارات دیئے، کئی دور دراز علاقے ہیں جہاں اخبار نہیں ہیں تو وہاں ڈی سی کے آفس کے باہر وہ نوٹس لگا لیتے ہیں۔

مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! یہاں جو district wise کی جو تفصیل دی گئی ہے یہاں انہوں نے district پشین کو کیوں نظر انداز کیا گیا۔ حالانکہ district پشین امن وامان کے حوالے سے بہت حساس ضلع ہے اور وہاں کا جو ڈپٹی کمشنر ہے تین تھانوں کے بارے میں سفارش بھی کی تھی۔ تو لیویز بھرتیوں میں کیوں پشین کو نظر انداز کیا گیا ہے؟ وزیر محکمہ داخلہ: ڈسٹرکٹ پشین کے لیے ہم نے کوٹہ 25 لوگوں کا رکھا ہوا ہے۔

نواب ذوالفقار علی گسی (قائد ایوان): میں وضاحت کروں اس کی کہ یہ ضلع پشین کے بارے میں مولانا عبدالباری صاحب نے کہا کہ اسکو نظر انداز کیوں کیا گیا ہے۔ میرے خیال سے ضلع پشین میں کوئی اس وقت بھی چھ سوسات سولیویز والے ہیں۔ تو اس کی میرے خیال اس وقت ضرورت نہیں کیونکہ پشین میں کافی تعداد میں لیویز کی بھرتی ہوئی پڑی ہے۔ مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! ڈپٹی کمشنر نے تو لکھ کر دیا گورنمنٹ کو کہ تین تھانوں کیلئے لیویز کی بھرتیوں کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں آسان جواب یہ ہے کہ یہاں ضلع کوٹہ کے بجائے ڈویژن کوٹہ لکھا جائے، تو پشین یہاں آسکتا ہے آسان جواب ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر داخلہ صاحب تو فرما رہے ہیں کہ پوسٹیں رکھی ہیں۔

مولانا عبدالباری: وزیر داخلہ صاحب فرما رہے ہیں کہ پشین میں پوسٹیں رکھی ہیں وزیر اعلیٰ صاحب فرما رہے ہیں کہ نہیں پورے ہیں ضرورت نہیں ہے تو وہ ذرا تضاد ٹھیک کریں۔

قائد ایوان: مولانا صاحب! آپ کو بھی میرا خیال روزہ لگ گیا ہے آج میرا بھی روزہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری: آپ تو ویسے روزے سے فارغ ہیں۔

قائد ایوان: ہاں جان چھوٹی پڑی ہے۔ اچھا! تو آپ کو میں یہ بتا رہا تھا کہ آپ جب پشین کی بات کرتے ہیں۔ پشین میں already ہمارے پاس سوسات سولیویز campuses ہیں۔ آپ کو اگر زیادہ ضرورت ہے اور وزیر داخلہ بتا رہے ہیں کہ آپ کے لئے کچھ پوسٹیں رکھی گئی ہیں تو آپ کو پوسٹیں دے دیں گے۔

مولانا عبدالباری: شکریہ۔

وزیر محکمہ داخلہ: چونکہ ہم ڈی سی سے رپورٹ منگواتے ہیں اگر مزید ضرورت ہے تو اُس بنیاد پر ہم پھر اُس چیز کو زیر غور لائیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 220 محمد صادق عمرانی صاحب دریافت فرمائیں۔

میر محمد صادق عمرانی: سوال نمبر 220۔

☆ میر محمد صادق عمرانی: سوال نمبر 220۔

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ نصیر آباد ڈویژن میں 1990ء سے تا 1994ء کے دوران کل کس قدر افراد کو محکمہ پولیس میں ملازمتیں دی گئی ہیں۔ تعینات شدہ افراد کی تفصیل دی جائے۔

وزیر محکمہ داخلہ: نصیر آباد ڈویژن میں 1990ء سے لے کر 1994ء تک کل 842 افراد کو محکمہ پولیس میں مختلف اسامیوں پر ملازمتیں دی گئی ہیں فہرست ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر محکمہ داخلہ: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کیونکہ کافی detail ہے اور اگر آپ سرسری معلوم کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو بتا سکتا ہوں۔
نصیر آباد ڈویژن میں:

In Nasirabad Division the total number of 842 persons have been recruited in the police department against various posts from the year 1990 to 1994. The details of persons recruited against the posts is and annexed for perusal.

آگے کافی تفصیل ہے آپ کی مہربانی ان سب کو دیدیں۔

جناب اسپیکر: ضمنی سوال؟

میر محمد صادق عمرانی: سر! ہمارا جو سوال تھا کہ کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ نصیر آباد ڈویژن میں 1990ء سے تا 1994ء کے دوران کس قدر افراد کو پولیس میں ملازمتیں دی گئی ہیں، تفصیلات دی جائے۔ انہوں نے جو تفصیلات دیئے ہیں تو کم از کم جو ہمارا سوال ہے انہوں نے کہا ہے کہ لائبریری میں ملاحظہ کریں۔ تو ہم تو لائبریری میں ملاحظہ نہیں کر سکتے کیونکہ اُس پر ہم نے ضمنی سوال کرنا تھا کیونکہ اسمیں کئی ایسے لوگ بھرتی کیے گئے ہیں جن کا ہمارے صوبے سے کوئی بھی تعلق نہیں تھا۔ کیونکہ آپ نے یہاں 842 افراد کی بھرتی کی بات کی ہے۔ تو اگر ہم اُس پر یہاں بات کرے تو بہتر تھا ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ وزیر داخلہ صاحب یہاں ہمیں اُن کے نام سے تفصیلات سے آگاہ کریں۔

جناب اسپیکر: صادق صاحب! ویسے لائبریری بنی ہے اسمبلی کے ممبران کے لئے اور یہ اصول ہے کسی سوال کا جواب

بہت زیادہ ضخیم ہو تو وہ جواب سب کے لیے مشترکہ طور پر لائبریری میں رکھا جاتا ہے۔ تو جب آپ ایسے سوال کرتے ہیں جن کا جواب بہت ضخیم ہو تو آپ برائے مہربانی زحمت کریں لائبریری تک جانے کے لیے اور مزید ضمنی سوالات کریں۔ چونکہ میرے پاس جو فہرست ہے وہ بھی اتنی ہی ضخیم ہے اس کی ایک کاپی وہاں لائبریری میں رکھی گئی ہے۔

میر محمد صادق عمرانی: بہتر تھا کہ ایک کاپی ہمیں بھی دی جاتی جب آپ کو دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: جی وہ پھر سارے ممبران کے لیے تقسیم ہوتی۔

میر محمد صادق عمرانی: جناب اسپیکر! تو سب کے لیے ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر: تو اتنی نہ ہمارے پاس ہمارے بجٹ میں گنجائش ہے اور نہ ہم اتنی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں کر سکتے ہیں۔

میر محمد صادق عمرانی: آپ کے پاس تو بہت بجٹ ہے۔

جناب اسپیکر: اللہ کرے کہ ایسا ہو۔ سوال نمبر 263 مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں؟

مولانا عبدالباری: سوال نمبر 263؟

☆ 262: مولانا عبدالباری: کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 1993-94ء کے دوران محکمہ بی ڈی اے نے صوبہ کے کن کن اضلاع میں کل کتنے ٹیوب ویل لگائے ہیں ان ٹیوب ویلوں میں کتنے کامیاب ہوئے نیز ناکام شدہ ٹیوب ویلوں کی ناکامی کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر محکمہ بی ڈی اے: ادارہ ترقیات بلوچستان نے مالی سال 1993-94ء کے دوران کل 27 ٹیوب ویل اسکیموں پر کام کیا جن کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع زیارت 8 ضلع پشین 6 ضلع سبی 1 ضلع مستونگ 3 ضلع کوئٹہ 3 ضلع چمن 1 ضلع موسیٰ خیل 3 ضلع ڈیرہ بگٹی 1 اور ضلع ژوب 1 کل 27 ان میں سے اٹھارہ ٹیسٹ بور ٹیوب ویلوں میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ باقی ماندہ میں سے سات پانی کی مناسب مقدار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ختم کر دیئے گئے۔ ایک بور بمقام کانو کی ضلع ژوب پر اسٹاف کے افغانستان اغوا ہو جانے کی وجہ سے کام جاری نہ ہو سکا۔ دیگر ایک بور بمقام منزری ضلع پشین پر رگ خراب ہونے کی وجہ سے سال 1993-94ء کے دوران کام مکمل نہ ہو سکا۔ اس پر کام جاری ہے۔

وزیر محکمہ بی ڈی اے: مولوی صاحب پڑھا ہوا تصور کریں گے کہ پڑھ دوں۔

مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! نئے وزیر صاحب کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ یہاں میں نے مانگا ہے

1993-94ء کے دوران محکمہ BDA یہاں ضلع زیارت کا تفصیل دیا ہے آٹھ میرے خیال میں آٹھ نہیں چار وہاں انہوں نے لگائے ہوئے ہیں اور زیارت ان کا اپنا حلقہ انتخاب بھی ہے۔

- وزیر محکمہ بی ڈی اے: جو آج تو آپ کے پشین میں بھی تو چاہیے تو آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے۔
- مولانا عبدالباری: نہیں اس پر یہ اعتراض ہے کہ غلط جواب دیا ہے۔
- وزیر محکمہ بی ڈی اے: وہ کیسے؟
- مولانا عبدالباری: وہ ایسے کہ آپ نے آٹھ لکھا ہے اور اُدھر زیارت میں چار لگائے ہیں۔
- وزیر محکمہ بی ڈی اے: آپ ثبوت پیش کریں کس طرح چار ہے ہم نے تو آپ کو بتا دیا۔
- مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! وہ چار میں بتا سکتا ہوں منہ، کو اس، زیارت شہر، کچ اُن چار جگہوں پر چار ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں یہاں تفصیل میں آٹھ دیا ہے۔
- جناب اسپیکر: وزیر صاحب تو چار آپ کے حلقے میں ہو گئے اور چار اُن کے حلقے میں ہو گئے۔
- وزیر محکمہ بی ڈی اے: تو آپ proof لے آئے پھر آپ سے بات کریں گے۔
- مولانا عبدالباری: proof تو میں نے بتا دیا proof کی کیا ضرورت ہے۔
- وزیر محکمہ بی ڈی اے: آپ کا وہ حلقہ نہیں ہے آپ کو کیسے معلوم ہے آپ پشین کے بارے میں بات کریں جو آپ کو معلوم ہے ہمارے حلقے کے بارے میں آپ کو کیا پتہ ہے۔
- مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! وزیر صاحب کو ہم زیادہ چھیڑنا نہیں چاہتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں ایک جواب آخر میں یہ ہے کہ کچھ ایسے ٹیوب ویل ہے ٹیسٹ بور ٹیوب ویل میں تبدیل کیے گئے ہیں ٹیسٹ ٹیوب ویل تبدیل کیے گئے اُن کی تفصیل مجھے بتادیں وہ کون کون سے ٹیوب ویل تبدیل کیے گئے ہیں۔
- وزیر محکمہ بی ڈی اے: آپ کا نہیں ہوا ہے باقی کا پھر آپ next question کریں ہم آپ کو اُس کا جواب دیں گے اُس وقت آپ کا جو منزری کا ہے نہ اُس کو ہم نے بور میں تبدیل نہیں کیا ہے نہ ٹیسٹ میں اُس کے بارے میں آپ۔
- وزیر محکمہ بی ڈی اے: جناب اسپیکر! میں پورے بلوچستان کی بات کر رہا ہوں کیونکہ یہ فلور پورے بلوچستان ہے یہ تو صرف پشین کا نہیں کہ میں صرف پشین کی بات کروں۔ اُن سے ذرا مودبانہ گزارش کی جاتی ہے۔
- وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! point of order مولانا صاحب ایک نیا سوال کر رہے ہیں یہ اُن کو اس وقت سوچنا چاہیے تھا کہ یہ۔
- جناب مولانا سید عبدالباری: جعفر خان یہ نیا سوال نہیں ہے اس کا جواب غلط ہے بھائی۔
- وزیر محکمہ خزانہ: آپ کا کیا خیال ہے زبانی کتابچہ تو نہیں رکھ سکتے۔
- جناب اسپیکر: وہ ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

وزیر محکمہ بی ڈی اے: مولانا صاحب نے پہلے ہی کہا تھا کہ ہم وزیر صاحب کو نہیں چھیڑیں گے۔ کیا یہ سوال چھیڑنے کے لیے کرتے ہیں، ابھی انہوں نے کہا ہے۔

مولانا عبدالباری: یہ جو ہے آپ کہاں تھے وزیر جنگلات صاحب! کس جنگل سے پہنچ کر آئے ابھی؟ جناب اسپیکر! یہ چونکہ انکے سوالات ہیں وہ واپس دہرائیں۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! اگر کوئی ضمنی سوال ہے؟

مولانا عبدالباری: ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب غلط ہے آپ سننا نہیں چاہتے بس جواب سرے سے غلط ہے تو ہم یہاں کیا ضمنی سوال کریں۔ جناب اسپیکر! یہ سوال نمبر 228 سوال نمبر 258 اور یہ میرے سوالات ہیں۔

وزیر بی محکمہ ڈی اے: نہیں آپ کا کوئی تازہ سوال ہے تو ہم جواب دیدیں آپ کو اس وقت جو لکھا ہوا ہے ہم نے اس پر کام کیا ہے لکھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب۔ سوال نمبر 208 میرے ظہور حسین کھوسہ! چونکہ محرک موجود نہیں سوال کا نمٹا دیا جاتا ہے۔ تو سوال نمبر 256 مولانا عبدالباری صاحب دریافت کریں گے؟

مولانا عبدالباری: سوال نمبر 256۔

جناب اسپیکر: جی وزیر جنگلات۔

☆ 256 مولانا عبدالباری: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا حکومت جنگلی جانوروں اور جنگلات کے فروغ و تحفظ کیلئے کوئی اقدام اٹھا رہی ہے نیز 1994ء سے اب تک جنگلی جانوروں اور جنگلات کے تحفظ پر کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

(ب) سال 1993-94ء کے دوران اے ڈی پی میں جنگلی جانوروں کی افزائش نسل اور جنگلات کے فروغ و تحفظ کے لیے تجویز کردہ اقدامات مع تخمینہ کل لاگت کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

جناب عبدالقہار ودان (وزیر محکمہ جنگلات): حکومت بلوچستان محکمہ جنگلات و جنگلی حیات نے جنگلی جانوروں کے

تحفظ کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کیے گئے۔ شکار کا موسم شروع ہونے سے پہلے تمام صوبے کے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو بذریعہ فیکس مطلع کیا گیا کہ وہ علاقے میں آنے والے تمام شکاریوں اور شکاری پارٹیوں پر نظر رکھیں اور ناجائز طور پر علاقے میں داخل ہونے پر گرفتار کر لیں۔ اس کے علاوہ متعلقہ آفیسران محکمہ جنگلات کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ اپنے اسٹاف کو سختی سے تاکید کریں کہ کہیں ناجائز شکار نہ ہونے پائے اور اپنے علاقوں میں شکار پر پابندی کی پوری طرح نگرانی کریں۔ تحفظ جنگلی جانوروں کو مد نظر رکھتے ہوئے پورے صوبے میں ناجائز شکاریوں کو پکڑنے کے لیے خصوصی پارٹیاں بنائی گئیں جو بہت

فعال ثابت ہوئیں۔ اور اس سے نہ صرف شکار کرنے پر کنٹرول کر لیا گیا بلکہ متعدد ناجائز پارٹیوں کو پکڑ کر ان کے خلاف قانونی کارروائیاں بھی کی گئیں۔ نیز شکار کے لیے فیڈرل گورنمنٹ کے الاٹ کردہ علاقوں میں عرب شیوخ اور سربراہوں اور شہزادوں کو ہی خصوصی نگرانی کے تحت شکار کی اجازت دی گئی جن کو مقررہ تاریخ اور مقام پر مخصوص پرندوں کو باز کے ذریعے شکار کی اجازت دی گئی۔ دیگر مقامی لوگوں کو شکار کی قطعاً اجازت نہیں دی گئی۔ مزید تفصیل اور جنگلی جانوروں کی افزائش نسل کی تفصیل اور جنگلات کے فروغ و تحفظ کے لیے اقدامات کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! وزیر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہاں جو انہوں نے لکھا ہے ناجائز شکاریوں کو پکڑنے کے لیے جو خصوصی پارٹیاں بنائی ہیں۔ تو ان پارٹیوں نے ہر ضلع میں ابھی تک کتنے ناجائز شکار پکڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ آفیسر صاحبان پیشین کو ہمیشہ جاتے رہے ہیں۔ اور وہاں پھر اپنے مجلسوں میں بتاتے ہیں کہ میں تلور پکڑا ہے کوئی بتا رہا ہے کہ میں نے چکور پکڑا ہے کوئی بتا رہا ہے کہ میں نے کیا پکڑا ہے۔

وزیر محکمہ جنگلات: اس میں مولانا صاحب ہم لوگوں نے ایک raid پارٹی جو ہے ناں وہ ناجائز شکار کو روکنے کے لیے ہم لوگوں نے بنائی تھی۔ اس میں تقریباً 50 سے زیادہ کیس اس سال ہم لوگوں نے پکڑے ہیں، عدالتوں میں ہم لوگوں نے FIR درج کیے ہیں، لوگوں کو پکڑے ہیں اور کچھ کیس کے جرمانے بھی ہوئے ہیں اس میں تقریباً 50 سے above ہیں۔ اس میں، میں detail سے نہیں بتا سکتا ہوں لیکن یہ ہے کہ اتنے کیس ہیں اس سال جو ہم لوگوں نے ناجائز شکاریوں کو پکڑے ہیں۔

مولانا عبدالباری: بڑی مہربانی جناب، وزیر صاحب نے تو شکاری پکڑے ہوئے ہیں شکاریوں نے شکار پکڑا ہے پتہ نہیں کہاں تک پہنچ گئے۔ اور دوسری بات جناب اسپیکر! یہ ہے کہ یہاں جو سوال میں تفصیل دیا ہے صفحہ نمبر 4 پر تو یہاں لکھا ہے game bird breeding اس کا کیا منع ہے۔ نہیں آپ اپنا بتائیں۔

وزیر محکمہ جنگلات: کہاں لکھا ہوا ہے؟

مولانا عبدالباری: صفحہ نمبر 4 آخر میں چار لکیر اوپر۔

وزیر محکمہ جنگلات: اچھا اس میں یہ ہے کہ یہ مولانا صاحب یہ ایک project ہے جس میں ہم چکور نہ پلتے ہیں اور اس کی۔

مولانا عبدالباری: نہیں یہ جو bird bleeding جو ہے اس کا ذرا مجھے ترجمہ بتائیں۔

وزیر محکمہ جنگلات: اس میں یہی ہے کہ ہم لوگ جو ہے وہ بچے اس سے نکلتے ہیں انڈے سے چوزے والا، تو اس میں بڑے ہو کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں۔

مولانا عبدالباری: میرا خیال ہے اس کا ترجمہ یہ ہے افزائش نسل کے لیے پرندے گرنا۔ جناب اسپیکر! آپ انصاف

کریں یہ ہے ترجمہ جو وہ پڑھ رہے ہیں۔

جناب وزیر جنگلات: وہ انگریزی میں آپ نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

مولانا عبدالباری: نہیں ہم تو محنت کر رہے ہیں جناب اسپیکر! ایسا تو نہیں ہے بیٹھے ہیں۔ جناب اسپیکر! دوسرے صفحہ نمبر

5 پر لکھا ہے zoological garden کا کیا معنی ہے

وزیر محکمہ جنگلات: وہی چھیڑنے والے آپ سوال کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری: بس نہیں چھیڑتے آپ کو معاف کیا۔ zoological کا معنی ہے چڑیا گھر۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 257 مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں؟

☆ مولانا عبدالباری: کیا وزیر جنگلات مطلع فرمائیں گے کہ سال 1992-93ء اور 1993-94ء کے دوران ورلڈ

بینک کی طرف سے کس قدر فنڈز محکمہ جنگلات کو کن کن پروگراموں کے لیے دیئے گئے ہیں نیز اس پر کس حد تک عملدرآمد ہوا ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر محکمہ جنگلات: ورلڈ بینک کی طرف سے محکمہ جنگلات بلوچستان کو سال 1992-93ء اور سال 1993-94ء

کے دوران دیئے گئے فنڈز، پروگرام اور عملدرآمد کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! یہاں چراگا ہوں کے لیے سب ڈسٹرکٹ کو دیا ہے صرف پشین کو دیا ہے حالانکہ

ڈسٹرکٹ کا پڑوسی ضلع بھی ہے۔

وزیر محکمہ جنگلات: سر! کیا نام ہے۔

مولانا عبدالباری: یہ جہاں project کی تفصیل دی ہے جنگلی جانوروں کے افزائش نسل کے لیے۔ تو یہاں پشین کو پتہ

نہیں نظر انداز کیا گیا ہے اور دوسری بات یہاں میرا خیال یا کتابت کی غلطی ہے یا آفیسروں نے غلط جواب دیا ہے یہ صفحہ نمبر 6

پر دو جگہ لکھا ہے کیا چڑیا گھر بمقام کوئٹہ دو دفعہ لکھا ہے تو اس کا کیا معنی ہے ایک چیز کو دو دفعہ لکھا ہے۔

وزیر محکمہ جنگلات: اس میں یہ ہے کہ ایک چڑیا گھر جو پانچ لاکھ روپے ہیں۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب وہ سوال گزر گیا اب آپ سوال نمبر 257 دریافت فرمائیں؟

وزیر محکمہ جنگلات: نہیں اگر جواب مانگنا چاہتا ہے ہم دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ سوال گزر گیا ہے میں نے سوال نمبر 257 پکارا ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ: اجازت ہے میں جواب دوں ابھی مولانا صاحب کو ہوش آیا ہے کہ بھئی سوال گزرا ہے اس کا جواب دیں۔

مولانا عبدالباری: جعفر صاحب! آپ اپنے ہوش کی بات کریں، رات آپ کس ہوش میں تھے۔

- وزیر محکمہ خزانہ: رات کی باتیں چھوڑو آپ لوگ تو دن میں بھی ہوش میں نہیں ہوں۔
- مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! ایسی باتوں کو نہ چھیڑا جائے صحیح جواب دیدیا۔ جناب اسپیکر یہاں پر لکھا ہے کہ ہم چڑیا گھر، بمقام کوئٹہ۔
- وزیر محکمہ جنگلات: ہاں مولانا صاحب ہم آپ کو جواب دینگے۔ بمقام کوئٹہ چڑیا گھر پانچ لاکھ رکھے ہوئے ہیں جو consultant ہے وہ اس کے لیے PC1 بنا کر کے اس چڑیا گھر کی اور یہ جو دوسرا ایک لاکھ بیس ہزار روپے لکھے ہوئے ہیں اس میں وہاں۔
- جناب اسپیکر: مولانا صاحب یہ سوال گزر گیا ہے میں نے سوال نمبر 257 پکارا گیا۔
- وزیر محکمہ جنگلات: روزہ ہے مگر پھر بھی ہم جواب دیدیں گے تو اُس میں کچھ دفتر اور repairing وغیرہ پارکنگ کا کام ہوا ہے اُس میں ایک لاکھ بیس ہزار میں۔
- جناب اسپیکر: سوال نمبر 257 جی ضمنی سوال اس پر مزید کوئی ہے؟
- مولانا عبدالباری: اس میں ضمنی سوال یہ ہے جناب اسپیکر! کہ یہاں تفصیل میں جو لکھا گیا ہے صفحہ نمبر 8 پر سال 92-93 اور 19 فنڈز 17.36 اور دوسرا لکھا ہے 21.436 تو یہاں جب خرچ کیا گیا ہے 17 بیچ گیا، 21 میں سے 9 ملین باقی ہے تو یہ 9 ملین جو باقی بچ گئے یہ خرچ ہو چکا یا نہیں کیونکہ اس بارے میں ابہام تو ہے سب ممبر صاحب جانتے ہیں۔ جی یہ زیارت میں چارواٹسپلائیاں ہیں۔
- جناب اسپیکر: پلیز! آپ لوگ جو ایجنڈا ہے اُس تک محدود رہیں سردار صاحب آپ تشریف رکھیں۔
- وزیر محکمہ بی ڈی اے: اس میں مولانا صاحب! یہ جو 92-93 میں 17.630 یہ نہ خرچ ہوئے ہیں لیکن پچھلے سال یہ جو 21 ملین ہے اور اس میں 12 ملین یہ فنڈز تاخیر سے ملی۔ لہذا 9 ملین ابھی تک وہ اُس میں ملے نہیں تھے تو وہ 94-95 میں وہ خرچ ہو رہے ہیں۔
- مولانا عبدالباری: کچی بات ہے جناب اسپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہاں لکھا ہے water recharge تو میرا خیال ہے یہ لفظ ایسا ہے water recharge، پانی کی دوبارہ منتقلی۔
- وزیر محکمہ خزانہ: مولانا صاحب! آپ صحیح بات کر رہے ہیں آپ کوئی اسکول میں داخلہ لیں ہم نے ادھر کوئی اسکول تو نہیں کھولا ہوا ہے، فنڈز ہے، water recharge ہے، فلاں ہے کس چیز کا جواب دیں گے۔
- مولانا عبدالباری: جعفر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

- جناب اسپیکر: مولانا صاحب یہ اختیار میرا ہے۔
- مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! آپ کے اختیار میں غلط مداخلت کر رہے ہیں۔
- وزیر محکمہ بی ڈی اے: یہ جو لکھا ہوا ہے وہی ہے مولانا صاحب water recharge۔
- مولانا عبدالباری: ایسا ہے ہاں یہ flood control workes اور آگے لکھا ہے۔ جناب اسپیکر! ضمنی سوال یہ ہے۔ جی ہاں recharge ہے ٹھیک سر! وزیر صاحب؟ ٹھیک ہے۔ تو یہ catchment area تو یہ اسکا کیا معنی ہے جناب اسپیکر! نہیں اس کی وضاحت ہونی چاہیے۔ جناب اسپیکر! جواب نہیں دیتے ہیں جواب لکھا ہوا ہے یہ ہمارا حق بنتا ہے اگر جواب نہیں دیتے ہیں اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے
- میر عبدالبنی جمالی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): سر! میں جواب دیتا ہوں یہ catchment area ہوتا ہے جہاں بارشیں ہوتی ہیں اور پانی جس طرح ڈھیلاں کی طرف جاتا ہے وہ اُسکو catchment area کہتے ہیں۔ تو وہاں سے جو پانی جیسے آپ کا نصیر آباد ہے زیارت ہے۔
- مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! ٹھیک بتا رہے ہیں۔
- جناب اسپیکر: آپ سمجھ گئے؟
- مولانا عبدالباری: جمالی صاحب کو جنگلات کا منسٹر بناؤ۔
- جناب اسپیکر: اور کوئی سوال مولانا صاحب۔
- مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! بہت سی چیزیں ہیں پھر جمالی صاحب جواب دینگے۔
- جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں اگر کوئی ہو تو سیکرٹری اسمبلی پڑھیں؟
- جناب اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی): سردار میر چا کر خان ڈوکی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج سے تا اختتام اجلاس کے رخصت کی درخواست کی ہے۔
- جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر کلیم اللہ خان، وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی عمرے کے لیے سعودی عرب تشریف لے گئے ہیں لہذا انہوں نے موجودہ اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔
- جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: سردار ثناء اللہ زہری وزیر بلدیات نے چند مجبور یوں کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: محترم مولوی محمد عطاء اللہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 6 فروری سے 8 فروری تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب اسپیکر: تحریک التوا نمبر 2۔ جی محمد صادق عمرانی صاحب پیش کریں۔
میر محمد صادق عمرانی: تحریک یہ ہے کہ ضلع نصیر آباد اور ضلع جعفر آباد میں آئے دن پٹ فیڈر کینال پر کام کرنے والے چینی کمپنیوں پر راکٹ لانچروں سے حملہ، آج مورخہ 5 فروری کو روزنامہ انتخاب میں امن وامان کے سلسلے میں جو خبریں لگی ہوئی ہیں، چھتر میں اغوا، پٹ فیڈر میں فائرنگ، ڈیرہ اللہ یار کے قریب ڈاکوؤں نے سٹرک بلاک کر کے مسافروں کو لوٹ لیا۔ ڈاکوؤں نے ایک ٹرک کے ٹائر برسٹ کر کے روڈ بند کر دیا۔ دو گھنٹے تک لوٹ مار کرتے رہے مسلح ڈاکوؤں کی تعداد 16 سے 17 تھی۔ روزنامہ جنگ 4 فروری: ڈیرہ مراد جمالی میں دن دیہاڑے ہندو تاجر سے 80 ہزار لوٹ کر لے جانا۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں چوری کی واردات، یہ ایسے واقعات ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبے میں مجموعی طور پر امن وامان کی صورت حال غیر تسلی پیش ہے اور کسی کی جان محفوظ نہیں۔ لہذا اسمبلی کی تمام کارروائی روک کر صوبے کی مجموعی امن وامان کی صورت حال پر غور کیا جائے تاکہ اسمبلی میں اس اہم موضوع پر بحث کر کے صوبے میں امن وامان کو بحال کرنے کے لئے ایک جامع بنیادوں پر منصوبہ بندی کی جائے جو ہم سب کے لئے بہتر ہے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ضلع نصیر آباد اور ضلع جعفر آباد میں آئے دن پٹ فیڈر کینال پر کام کرنے والے چینی کمپنیوں پر راکٹ لانچروں سے حملہ، آج مورخہ 5 فروری کو روزنامہ انتخاب میں امن وامان کے سلسلے میں جو خبریں لگی ہوئی ہیں، چھتر میں اغوا، پٹ فیڈر میں فائرنگ، ڈیرہ اللہ یار کے قریب ڈاکوؤں نے سٹرک بلاک کر کے مسافروں کو لوٹ لیا ڈاکوؤں نے ایک ٹرک کے ٹائر برسٹ کر کے روڈ بند کر دیا دو گھنٹے تک لوٹ مار کرتے رہے مسلح ڈاکوؤں کی تعداد 16 سے 17 تھی۔ روزنامہ جنگ 4 فروری: ڈیرہ مراد جمالی میں دن دیہاڑے ہندو تاجر سے 80 ہزار لوٹ کر لے جانا وزیر اعلیٰ ہاؤس میں چوری کی واردات، یہ ایسے واقعات ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبے میں مجموعی طور پر امن وامان کی صورت حال غیر تسلی پیش ہے اور کسی کی جان محفوظ نہیں۔ لہذا اسمبلی کی تمام کارروائی روک کر صوبے کی مجموعی امن وامان کی صورت حال پر غور کیا جائے تاکہ اسمبلی میں اس اہم موضوع پر بحث کر کے صوبے میں امن وامان کو بحال کرنے کے لئے ایک جامع بنیادوں پر منصوبہ بندی کی جائے، جو ہم سب کے لئے بہتر ہے۔ جی صادق صاحب! آپ اسکی admissibility پر بات کریں۔

میر محمد صادق عمرانی: جناب اسپیکر! ہمارے area میں آئے دن اس طریقے سے ایک پٹ فیڈر project پر کام کرنے والے چینی کمپنیوں کے ہیں جو foreigners ہیں، جنہیں حکومت پاکستان نے ایک tender دیا ہے وہ وہاں کام کر رہے ہیں۔ اُس پر آپ کو تو یہ میں نے کل کی مثال دی کہ آئے دن آپ اخبارات میں پڑھتے ہوں گے کہ وہاں لوگ آئے راکٹ لانچروں سے اُن پر حملہ کرتے ہیں اور راکٹ فائر کرتے ہیں۔ لیکن آج تک وہ راکٹ لانچر فائر کرنے والے کہیں پر بھی گرفتار نہیں ہو سکے۔ آیا ہمارے صوبے کے اندر جس طرح سے آیا یہ راکٹ لانچروں کے استعمال کی کھلی آزادی دی گئی ہے؟ آج تک یہ جن لوگوں نے راکٹ لانچر فائر کیے ہیں کوئی شخص گرفتار نہیں ہو سکا اور اسی طریقے سے جعفر آباد اور نصیر آباد ہمارے اس area میں راکٹ لانچروں کا آزادانہ استعمال ہوتا ہے۔ چوری کی وارداتوں میں اضافہ ہے۔ اتنی حد تک کہ پرسوں رات وہ ہمارے سابقہ وزیر اعلیٰ جو ہے تاج جمالی صاحب اُسکے گھر کے ساتھ مین روڈ پر تین گھنٹہ تک وہاں ڈاکوؤں نے، اخبارات کے حوالے سے 17-18 آدمی پولیس ذرائع کہتے ہیں کہ جی پانچ آدمی ہیں، تین پولیس کی چوکیاں ہیں وہاں بالان شاخ پر، قیدی شاخ پر، محبت شاخ پر، اُن چوکیوں کے درمیان میں تین گھنٹے تک مسلسل وہاں لوٹ مار مچائی گئی اور عورتوں کی بے حرمتی ہوئی۔ اور لوگوں کے زیورات اور سامان لوٹے گئے۔ اور جب تھانے تک گئے تو ایف آئی آر درج کرنے کے لیے بھی وہاں کوئی شخص تیار نہیں تھا۔ تو اس قسم کے واقعات جو ہمارے صوبے کے اندر ہو رہے ہیں۔ اسی طریقے سے آپ نے دیکھا کہ چار افراد وہاں پولیس کے ہاتھوں، حب میں لیویز کے ہاتھوں اُنکا قتل جی؟ اچھا تین آدمی کا قتل۔ اسی طریقے سے نوشکی میں لیویز کے ہاتھوں لوگوں کا قتل تو یہ اس قسم کے واقعات ہے اسی طریقے سے پشین کے اندر راکٹ لانچروں کا آزادانہ استعمال۔ تو یہ ایسا مسئلہ ہے صوبے کے اندر جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں اور treasury benches پر بیٹھے ہوئے ہمارے دوست، تو ہم اس مسئلہ پر یہاں اس ایوان میں مکمل بحث کر کے ایک ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ جس پر ہم ایک ایسے صوبے کے لاء اینڈ آرڈر جو ہم سب کا مسئلہ ہے اُسکو بہتر بنایا جاسکے۔ اسی طریقے سے میں نے بارہا اپنے علاقے کے لیے وزیر اعلیٰ صاحب اور ہوم سیکرٹری صاحب سے ملاقات کر کے تجاویز دی ہیں کہ ہمارے علاقوں میں جو راکٹ لانچروں کا جو آزادانہ استعمال ہو رہا ہے اور دوسری طرف سے آٹھ سو، نو سو افراد کی بھرتی، پولیس کے اندر لیویز کے اندر، اُسکے باوجود بھی وہاں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ وہاں کنٹرول نہیں ہو سکا۔ اسی طریقے سے میری یہ عرض ہے کہ فوری طور جب تک آپ اس کو اس تحریک التوا کو امن وامان کو، آج کا دن رکھتے ہیں یا کوئی اور اُس پر ہم مزید تفصیل کے ساتھ بولیں گے۔ میں وزیر اعلیٰ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ فوری طور پر ہمارے اُس area میں جہاں راکٹ لانچروں کے جو آئے دن استعمال ہو رہے ہیں، RD338 گزری، کورا، پٹھلی اور چھتر میں، یہاں فوری طور پر BRP کے پلاٹون کو تعیناتی کا حکم صادر کریں اور اس کے ساتھ کچھ ایسی چیزیں ہیں اب کل جس طریقے سے چھتر میں ایک افراد کو اغوا کر کے لے گئے، اُسکے بارے میں تو میں یہاں اظہار نہیں کرنا چاہتا ہوں

وزیر اعلیٰ سے میں وہاں اُنکے چیئرمین میں بہت سی چیزیں ہیں جو اس فلور پر نہیں کہنا چاہتا اُن سے ملاقات کر کے بتاؤں گا۔ لیکن میں اس بات پر اس ایوان کے ذریعے یہ کہتا ہوں کہ اس لاء اینڈ آرڈر پر ہمارے سب دوست بولنا چاہتے ہیں اس کے لیے ایک دن رکھا جائے تاکہ مجموعی طور پر ہم صوبے کے لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر بول سکیں اور اُن کو ایک بہتر مشورہ دے سکیں۔

جناب اسپیکر: شکریہ! صادق صاحب۔ جی وزیر داخلہ صاحب۔

وزیر محکمہ داخلہ: شکریہ سر! جیسے صادق عمرانی صاحب فرما رہے ہیں کہ نصیر آباد میں جس طرح وہ کہہ رہے ہیں جعفر آباد میں، اُن کی باتوں سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ پلاننگ سبوتاژ ہے۔ اسمیں وہ بھی کسی حد تک ملوث ہے اسکی وضاحت میں کرتا چلوں جیسے کہ اُنہوں نے کئی دفعہ کوشش کی ہیں ہماری گورنمنٹ کو گرانے کے لیے۔ ابھی یہ ایک کوئی نئی کوشش ہے اس صورت میں یہ لوگ کر رہے ہیں کہ واردات، چوری ڈاکے، راکٹ لانچرز، یہ کوئی نیا مرض نہیں ہے۔ پاکستان میں افغان وار کے ساتھ یہ سب کچھ آیا ہے۔ جب یہ آیا ہے تو اس کو استعمال بھی کہیں ہونا ہے۔ اور جس جگہ کی وہ نشاندہی کر رہا ہے وہ سندھ بارڈر کے پاس ہی ہے۔ تو یقیناً آپ اخبار اگر پڑھ رہے ہیں آپ نے اخبار میں یہ بھی پڑھا ہوگا، جب وہاں اُن پر زیادہ پریشر buildup ہوتا ہے تو بلوچستان اور باقی صوبوں میں دراندازی کر جاتے ہیں۔ کوشش تو ہم کر رہے ہیں فیڈرل گورنمنٹ سے بھی ہم نے کئی دفعہ سفارش کی ہے کہ بھی آپ بھی مدد کریں۔ اور اُس طرف سے ہمیں کوئی ایسا مکمل طور پر مثبت جواب نہیں مل رہا ہے۔ اب جو ہمارے وسائل ہیں جو محدود وسائل ہیں اُس کے مطابق ہم کوشش کر رہے ہیں۔ پھر جب آپ اخبار کا حوالہ دے رہے ہیں میں بھی آپ کو اخبار کا حوالہ دوں آپ اخبار میں یہ بھی پڑھتے ہیں کہ نسبتاً ہم باقیوں سے ذرا بہتر ہیں۔ اُس کے کئی وجوہات ہیں۔ کوئی اور سوال کرنا ہے تو میں جواب دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: صادق صاحب! آپ تشریف رکھیں ابھی تک بحث میں نے شروع نہیں کی ہے، آپ تشریف رکھیں آپ نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں، ہمیں جب بول رہا ہوں۔ جب ہمیں نے کہہ دیا آپ تشریف رکھیں۔ آپ اس تحریک التوا کی مخالفت کرتے ہیں یا نہیں؟

وزیر محکمہ داخلہ: نہیں جی، میں مخالفت نہیں کر رہا ہوں کہ allround کہہ رہا ہوں کہ یہ مرض ہمارے سارے ملک میں ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں، لگے ہوئے ہیں کہیں وہ دیکھ رہے ہیں ہم کوئی کوتاہی کر رہے ہیں اسمیں تو بالکل اسمیں وہ اپنے تجاویز دیں۔ اگر کسی زاویے سے ہم اُس پر توجہ نہیں دے رہے ہیں اُس زاویے سے بھی توجہ دینا شروع کر دیں گے۔

قائد ایوان: جناب اسپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب اسپیکر: جی قائد ایوان صاحب۔

قائد ایوان: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ رولز اس کی اجازت دیتے ہیں تو accept کر لیں اگر نہیں دیتے ہیں تو رہنے

دیں، judgement آپ کی ہے آپ دے دیں اُس پر؟

جناب اسپیکر: یہ تحریک چوری و ڈکیتی کے جرائم سے متعلق ہے، جو حال ہی میں واقع پذیر ہوئے ہیں جیسا کہ اخبارات کے تراشوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ تحریک التوا کو باضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔ اگر اسمبلی کے آٹھ ممبران کھڑے ہو کر اسکی تائید کریں تو آئندہ کسی تاریخ پر اس پر بحث کرائی جائے گی۔ اگر آٹھ ممبران اس کی تائید کرتے ہیں تحریک کی تو اس کو بحث کے لئے منظور کیا جاتا ہے؟ آٹھ ممبروں نے ووٹ نہیں کیا، اس لیے اس تحریک پر بحث کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بھئی میری باتوں پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے؟

میر محمد صادق عمرانی: پوائنٹ آف آرڈر۔ نہیں آپ نے جو رولنگ دی ہے میں اسکو چیلنج نہیں کرتا ہوں۔ یہاں ایک بات کی میں وضاحت کروں گا وزیر داخلہ صاحب بار بار یہ فرماتے ہیں کہ بلوچستان گورنمنٹ کو۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: صادق صاحب میں نے رولنگ دے دی اور وہ مسئلہ ختم ہو گیا آپ تشریف رکھیں۔ آپ چونکہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے جب میں نے رولنگ دے دی تو اُسکے بعد کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ وزیر محکمہ مال مسودہ قانون نمبر 1 پیش کریں۔

جناب ایوب بلیدی (وزیر مال و ایکسائز): میں بلوچستان زرعی آمدن ٹیکس کا مسودہ قانون مصدرہ 1995ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 1995ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان زرعی آمدن ٹیکس کا مسودہ قانون مصدرہ 1995ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 1995ء) پیش ہوا وزیر مال مسودہ قانون نمبر 1 کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ مال و ایکسائز: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی آمدن ٹیکس کا مسودہ قانون مصدرہ 1995ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 1995ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان زرعی آمدن ٹیکس کا مسودہ قانون مصدرہ 1995ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 1995ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟ سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔

مولانا عبدالواسع کی تحریک التوا نمبر 1 جو کہ مورخہ 2 فروری 1995ء ایوان میں پیش ہوئی تھی اور باضابطہ قرار دی گئی تھی، اس پر بحث۔ مولانا عبدالواسع صاحب! محرک بحث کی ابتدا کریں۔

مولانا عبدالواسع: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب اسپیکر! معزز اراکین اسمبلی گوادر کے

مسئلے پر جب تحریک میں نے پیش کردی تو اس کی دو صورت ہو سکتی ہیں، ایک بات یہ ہے کہ یہ گوادر کا زمین جو بظاہر سوا میٹر کی بات ہو رہی ہے، یہ کس نے دی ہے صوبائی حکومت نے دی ہے یا مرکزی حکومت نے دی ہے یہ کس کی ذمہ داری بنتی ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ کتنی اہمیت کا حامل خطہ ہے؟ تو اس پر اگر بات ہو سکے اور اس پر بات ہو جائے اس ایوان میں، تو پھر اس مسئلے کے حل کے لیے کوئی حل ضروری نکل آئے گا۔ جناب اسپیکر! جب قومی اسمبلی کے ڈاکٹر شیر آنگن اور وزیر دفاع کا جو پالیسی بیان آرہا ہے اور اسی دن میں خود قومی اسمبلی میں موجود تھا تو گوادر کے مسئلے پر بحث ہو رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ گوادر کا زمین مرکزی حکومت، صوبائی حکومت کے مشورے کے بغیر نہیں دے سکتے ہیں۔ اور ہمارے چیف منسٹر صاحب کے بیان سے اور ہمارے وزیر خزانہ صاحب کے بیان سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرکز کی ہدایت پر انہوں نے نوٹیفکیشن کرایا۔ اور انہوں نے نوٹیفکیشن کر دیا، سلطان قابوس کے لیے، یعنی کہ سلطان قابوس محل بنانے کے لیے۔ تو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا یہ جو ہمارا موجودہ چیف منسٹر ہے یا ہمارے جو موجودہ وزراء حضرات ہیں، کیا بلوچستان کی زمین اتنے لاوارث ہے کہ اس پر بھی یہ اکتفاء نہیں کرتے ہیں کہ بلکہ اخبارات میں یہ بیان بھی دیتے ہیں کہ ہم شیوخ کے لیے دعوت دیتے ہیں اگر ان کے لئے اور کوئی ضرورت بھی ہے تو ہم زمین دینے کے لئے بلوچستان میں زمین دینے کے لیے تیار ہیں۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ وہ مفاد پرست لوگ ہیں جو اسکی مخالفت کرتے ہیں مفاد پرست اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! جو لوگ بلوچستان کی بقاء کے لیے جنگ لڑ رہے ہیں، جو لوگ بلوچستان کی تحفظ کی بات کر رہے ہیں، جو لوگ بلوچستان کے آباء و اجداد، بلوچستانی قوم کے آباؤ اجداد کے حاصل شدہ زمین کی حفاظت کر رہے ہیں تو انکو مفاد پرست کے خطاب سے نوازتے ہیں۔ جو لوگ اپنے آباؤ اجداد اور اس بلوچستانی قوم نے جو تلوار کے ذریعے زمین حاصل کی ہوئی ہے وہ شیعوں پر فروخت کرنا چاہتے ہیں اور باقاعدہ اخبارات میں اسٹیٹمنٹ دیتا ہے اگر شیوخ کو ضرورت ہے تو بلوچستان کی زمین اس کے لیے تیار ہے اور ہم اس کو فروخت کرنے کے لئے منڈی لگائی ہوئی ہے۔ تو جناب اسپیکر! یہ کتنے افسوس کی بات ہے اور میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں اور اس حکومت میں کے وہ قوم پرست بھی موجود ہیں جنہوں نے ووٹ حاصل کرنے کے وقت لوگوں یہ نعرہ دے رہے تھے کہ اگر آپ نے ہمیں ووٹ دیدیا آپ نے ہمیں منتخب کر لیا تو ہم آپ کے حقوق کی تحفظ کے لیے جنگ لڑ رہے ہیں۔ تو جناب اسپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ آباؤ اجداد کا حاصل شدہ زمین آپ نے تو prove کر دیا، تو اور حقوق کیا ہیں ہمیں یہ بتائیں کہ یہ حقوق کا تحفظ کیا ہے یا حقوق کا حفاظت کیا ہے؟ اس فلور پر میں اس معزز اراکین سے یہ گزارش کرتا ہوں ہمیں بھی سمجھیں اور ہمیں بھی یہ کہہ دیں کہ حقوق کا تحفظ کیا ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے ووٹ اور الیکشن کے دوران لوگوں کو یہ نعرہ دے رہے تھے کہ اگر آپ لوگوں نے مولویوں کو ووٹ دیدیا تو مولوی ایک حجرے کے مٹلا ہے اس کو ملک کا قدر کوئی ایسا معلوم نہیں ہے تو شاید ان کے اگر اختیارات آگئے تو یہ آپ کو بیچ دیں گے فروخت کر دیں گے کیونکہ ہم تو تعلیم

یافتہ لوگ ہیں ہم نئے نظام سے وابستہ لوگ ہیں ہمیں ملک اور خطے کے قدر کا پتہ ہیں۔ لہذا ہمیں ووٹ دیدیں۔ آج ہم اس پر فخر کرتے ہیں کہ وہ مولوی لوگ اس زمین کی اور اس سرزمین کے تحفظ کے لیے لڑ رہے ہیں۔ وہاں سے جتنے بھی قوم پرست موجود ہیں، یہ مسلم لیگی قومی اسمبلی میں اتنا شور مچا رہے ہیں تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کی کیا مجبوری تھی؟ لیکن ہم آپ سے یہ کہتے ہیں کہ آپ نے مرکز کی ہدایت پر نوٹیفکیشن جاری کر دی۔ اور ہم نے مرکز کی ہدایت پر allotment کر دی تو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں میں جعفر مندوخیل صاحب سے خاص کر پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی کیا مجبوری تھی کہ آپ نے مرکز کی ہدایت اتنی جلدی مان لی اور آپ کے مرکز کی ہدایت اتنی جلدی یا یہ بتائیں کہ وہاں آپ کا قائد جو شور مچا رہا ہے وہ بالکل جعلی ہے اور بالکل حقیقت سے دُور ہے۔ اور یہ بتائیں کہ کیا آپ دوسرے نواز شریف تو نہیں بن جائینگے۔ جناب اسپیکر! میں ان قوم پرستوں سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں کے اس حصے سے جو گوادر کا حصہ ہے اس حصہ سے تعلق رکھتا ہے اور قوم پرست حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی کیا مجبوری تھی کہ آپ لوگوں نے اور اسی طرح میں چیف منسٹر صاحب کے سامنے اور چیف منسٹر صاحب سے بھی نہایت عزت کے ساتھ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اقتدار بچانے کی خاطر آپ اپنے اقتدار طول دینے کی خاطر آپ نے کیوں گوادر کا اتنی اہمیت کا حامل خطہ قربان کر دیا اور سلطان قابوس کے حوالے کر دیا۔ لیکن جناب اسپیکر! حکومت اور اقتدار کی حفاظت ہر ایک کرتے ہیں لیکن اس کا بھی ایک حد ہوتا ہے۔ اس حد تک نہیں کہ انہوں نے آئندہ نسلوں کے لیے جو آباؤ اجداد کا حاصل کردہ زمین تھے انہوں نے اپنا پانچ سالہ یا تین سالہ یا ایک سالہ حکومت پر قربان کر دیا۔ تو جناب اسپیکر! اسی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ کون سی طاقت ہے کہ بلوچستان کی سرزمین کو فروخت کرتے ہیں بلوچستان کی سرزمین ہم سے بزرگوار ویا کوئی کسی لالچ کے ذریعے ہم سے چھین لیتے ہیں۔ جناب اسپیکر! اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ اہمیت کا حامل خطہ ہے۔ کیونکہ میں نے تحریک میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اس وجہ سے یہ اہمیت کا حامل خطہ ہے کہ بین الاقوامی حالات کے تناظر سے اور سوویت یونین کے ختم ہونے کے بعد جب سوویت یونین دنیا کے نقشے سے مٹ گیا۔ تو آج کل امریکہ دنیا پر ٹھیکیداری اور خدائی بنا رہا ہے کوئی دوسرا خدا امریکہ دنیا میں نہیں مانتے ہیں صرف اپنے آپ سے نیورلڈ آرڈر اپنی طاقت پوری دنیا پر نافذ کرنا چاہتا ہے تو اس وجہ سے یہ خطہ امریکہ کے لیے بہت درکار ہے۔ اور ساہا سال سے امریکہ اس خطے کے لیے ترس رہے تھے کہ اگر ہم نے یہ خطہ حاصل کر لیا تو پھر ہم تمام اسلامی ملکوں پر کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں، اگر کوئی اسلامی بلاک بنانے کی بات کرتے ہیں تو یہ بلاک بھی ہم سبوتاژ کر سکتے ہیں اور یہ خطے ایسے مفت میں ہوتی ہے۔ غزوہ اُحد کے دوران نبی کریم ﷺ ایک بندرگاہ کا بتایا کہ اس بندرگاہ کو مت چھیڑو، یہ بندرگاہ نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ اگر یہ بندرگاہ کسی کے ہاتھ میں آگئی تو ان کو فتح حاصل ہوگا تو زمین کئی زمین کئی خطے ایسے ہوتے ہیں کہ دفاعی لحاظ سے ملک سالمیت کے لحاظ سے ملکی سرحدات کے تحفظات کے لحاظ سے وہ نہایت اہمیت کے

حامل ہوتے ہیں۔ لہذا آج کل جو اخبارات میں آرہا ہے کہ یہ زمین سلطان قابوس نے لیا ہوا ہے۔ اور اب میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ سلطان قابوس امریکہ سے الگ کوئی اور چیز ہے۔ میں تو یہ سلطان قابوس، یہ شیخ زید بن سلطان، یہ شیخ جابر بن صباح، یہ متحدہ عرب امارات کے یہ جتنے بھی شیوخ ہیں، یہ امریکہ کے زر خرید غلام ہیں۔ یہ ہم نے دیکھ لیا دنیا نے بھی دیکھ لیا کہ یہ عرب ملکوں نے عراق اور امریکہ کے دوران جو عراق اور امریکہ کی لڑائی تھی تو ان شیوخ نے ان عربوں نے امریکہ کا ساتھ دیا اور اپنے ملک میں امریکہ کے لیے اڈے فراہم کر دیئے۔ تو کیا یہ ضمانت دے سکتا ہے کہ سلطان قابوس یا کوئی دوسرا شیخ جب بلوچستان کی پاک سرزمین پر یہاں اپنا محل بنانا چاہتے ہیں تو یہ دوسرے دن اگر امریکہ کی ضرورت پڑ گئی تو یہ امریکہ کو جواب دے سکتے ہیں کہ ہم یہ محل یا میں یہ زمین آپ کے ریڈار نصب کرنے کے لیے یا آپ کے اڈے بنانے کے لیے ہم نہیں دے سکتے؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ شیوخ تو جواب نہیں دے سکتے۔ جب نہیں دے سکتے ہیں تو ہم بلوچستان کی سرزمین، بلوچستان کی زمین کسی بھی صورت میں نہ تحفے کی صورت میں نہ بیچنے کی صورت میں نہ کسی بھی صورت میں کسی کو اجازت نہیں دینگے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک اس سرزمین پر بلوچستان کے منتخب نمائندے اور جمعیت علماء اسلام کا بچہ بچہ زندہ ہے تو یہاں نہ زید کا محل بن سکتا ہے اور نہ قابوس کا محل بن سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے شیخ کا محل بن سکتا ہے۔ جناب آخر میں میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس مسئلے کے حل کرنے کے لیے میں اقتدار کے ساتھیوں سے بھی گزارش کرتا ہوں اور اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں سے بھی گزارش کرتا ہوں چونکہ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ اور یہ جو زیارت کی جو بات ہو رہی ہے۔ کل جو ہمارے منسٹر صاحب کا بیان آیا تھا کہ زیارت میں بھی ہم نے 15 ایکڑ زمین دی ہے۔ تو بلوچستان کی اور ہمیں معلوم نہیں ہے کہ کتنی زمین ان لوگوں نے پیچی ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے لہذا اس کے لیے کمیٹی قائم کی جائے تاکہ اس کے ہر پہلو پر تحقیقات ہو جائے۔ اور یہ کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے تاکہ بلوچستان کی سرزمین دوسروں کے ہاتھوں سے محفوظ ہو جائے اور ہماری سرحدیں دوسروں کی بری نظر سے محفوظ رہیں۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانُ اَعْنِ مُحَمَّدٌ رَّبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب اسپیکر: شکر یہ۔ جی میر عبدالبنی جمالی صاحب۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! گوادر اسکوائر اتنا بڑا ایٹھ بنا دیا ہے جو کہ حالانکہ کوئی بات ہی نہیں تھی اس بات کی۔ پتہ نہیں ہمارے قوم اور ہم لوگ کیا چاہتے ہیں اس ملک کے ساتھ۔ کوئی نہ کوئی ایٹھ بنا کر کے کچھ گھریں جلائیں، کچھ بسیں جلائیں، کچھ انتشار پیدا کریں، کچھ ایک دوسرے سے نفرتیں بڑھیں۔ اصل بات پر کیوں نہیں آتے کہ بھئی وزیر اعلیٰ صاحب سے، پرائم منسٹر صاحب سے پوچھ لیں کیا ہوا کیا نہیں ہوا؟ کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔ ایک سوا ایکڑ اگر ہم نے تحفتاً دیا ہے تو پنجاب میں ہزاروں ایکڑ لاکھوں ایکڑ زمین وہ اُنکو خریدی ہوئی دی ہیں جو شکار کے لیے جہاں کوئی اور آدمی اُس پر جانا نہیں سکتا۔ وہاں تو کوئی بات کرنے والا نہیں۔ وہاں اُس پر کوئی لازم دینے والا نہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا ہے کہ عربی اور عجمی ایک جیسے ہیں۔ مولوی صاحبان آج کہتے ہیں کہ ہم دوسرے ہیں اور وہ دوسرے مسلمان ہیں۔ جناب اسپیکر! ہم ایک ہی مسلمان ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو جتنے مسلمان ہیں جتنے مسلمان ملک ہیں ان کی سب کی جائیداد ہے ایک چیز ہے۔ وہ کسی پر بھی فوقیت نہیں رکھتے۔ ایک معمولی بات کو ایٹو بنانا۔ اور اُس پر پھر بھر مار کرنا اسمبلیوں میں، پھر اُس پر اپنا ہڑتال کرنا، ملک کو نقصان پہنچانا یہ کہاں کی شرافت ہے؟ میں دونوں طرف سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ خدا را! ایسے ایٹوز کو ایٹو مت بناؤ جو ایٹو اصلی ہو ان کو ایٹو بناؤ اور اس میں جو کچھ کرنا ہے ایک دوسرے کو کرو۔ لیکن معمولی باتوں کو ایسے غلط انداز میں بیان کرنا اور غلط فہمی اقوام میں پیدا کرنا اور ہمارے صوبے پر بولنا کہ ہم نے کیوں دیا ہے۔ ہم نہیں دینگے، اگر دینگے تو ہم کسی سے نہیں پوچھیں گے ہماری چیز ہے ہم بھائیوں کی چیز ہے ہمارے بلوچستانی کی چیز ہے دوسروں کا کیا حق پہنچتا ہے؟ کبھی ہم نے کہا کہ آپ نے پنجاب میں کیوں دی ہے؟ کبھی ہم نے کہا کہ 50 جو ہے محلات آپ نے سندھ میں بنائے ہیں، کیوں دیئے گئے ہیں؟ ایک محل ہم بناتے ہیں یا کوئی دوست آکر لیتا ہے۔ تو اس میں بھی آپ لوگ ایٹو بناتے ہیں۔ کیونکہ ہم مرکز کے ماتحت بھی ہیں یہ گورنمنٹ جدا ہے۔ اور اپوزیشن گورنمنٹ کے خلاف اس سے فائدہ لینا چاہتی ہے گورنمنٹ اپوزیشن کے خلاف فائدہ لینا چاہتی ہے، ایک ایٹو بنا دیتی ہے۔ خدا کے لیے اصلیت پر آئیں اصلیت کو دیکھیں کیا ہوا ہے۔ آپ کہتے ہیں امریکہ کے اڈے۔ امریکہ وہاں سے میزائل نہیں مار سکتا ہے ایران کو کیا۔ وہاں سے اپنا سنٹرل ایشیا، کو آپ کے عراق کے ساتھ کیا ہوا۔ کیوں امریکہ آکر ادھر بیٹھے گا امریکہ کو کیا ضرورت ہے اس وقت وہ طاقتور ہے۔ اُس وقت ہم کہاں سے حملہ کر سکتے ہیں جہاں آپ سے سب کچھ چھین سکتا ہے لیکن وہ یہ نہیں چاہتا۔ اگر چاہتا تو وہ کر بھی سکتا تھا۔ لیکن ان باتوں کو ہوا دے کر کے ایک غلط فہمی قوم میں پیدا کرنا کہ بھئی، ابھی قابوس اتنا بڑا ملک ہے کہ ہم پر حاوی ہو جائے گا۔ خدا کے لیے یہ بھی تو سوچیں۔ خدا کے لیے بھائیوں والی بات کرو اس ملک کو اپنا ملک سمجھو یہ انتشار مت پھیلاؤ یہ ملک آپ کا ہے اس کے لیے یہ ملک پیدا ہوا ہے کہ آپ اسمبلی انتشار پیدا کریں۔ اپوزیشن کو بھی میں گزارش کرتا ہوں اپنا پیپلز پارٹی والوں کو بھی ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں گورنر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہم جو چاہیں کریں گے ہم نے دیا اور نہیں دیا۔ یہ ہمارا مسئلہ ہے۔ ہم اپنا مسئلہ خود حل کریں گے۔ ہم سب بھائی ہیں اپوزیشن والے بھی ہمارے بھائی ہیں۔ ہم سب کا مسئلہ ہیں۔ خدا کے لیے بلوے پیدا کرنا ایسے انتشار پیدا کرنا۔ اس ملک کو اسی طرح اور پستی میں لے جانا۔ تھوڑی بہت ترقی ہو تو ہو۔ اگر ترقی نہ ہو تو۔ یہ میں گزارش کرتا ہوں میں اپنے دل کی آواز آپ سے شیئر کر رہا ہوں اور آئندہ کے لیے میں اس اسمبلی سے آج یہ اس پر بحث ہو رہی ہے اور اس کی وضاحت ہو رہی ہے۔ اور کل جو اس کے خلاف جو آیا کوئی بھی بات آئی میں آپ کے ذریعے اسکو کورٹ میں sue کروں گا۔ آپ سے اجازت لیکر۔ کیونکہ یہ ایک موضوع ایسا بنا دیا ہے۔ آج اس پر مکمل بحث ہو رہی ہے۔ ریونیونسٹر بیٹھا ہوا ہے۔ چیف منسٹر بیٹھا ہوا ہے۔ اپوزیشن ممبران ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ وضاحت

ہو رہی ہے۔ اس وضاحت کے بعد اگر کسی نے بھی اس بات کو اچھالا اور غلط بیانی سے کام لیا، میں اسکو کورٹ میں sue کروں گا۔ I will sue it in the Court. آپ سے التماس ہے کہ آپ مہربانی کر کے سب کو ہدایت کریں کہ مہربانی کر کے خدا کے لیے اس پاکستان کو فرادلی محبت اور بھائی چارے سے چلائیں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 07 فروری 1995ء بوقت تین بجے سہ پہر تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 04 بجکر 50 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆